بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل و دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سیدالمفسرین ادیبِؒ اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعاگو

احقر الزمن سیّد ظفر حسن نقوی
مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دسمبر ۲۰۰۲ء بار سوم

ہدیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۲۱۰) دو سو دس روپے

بصورت انسان نظر آتا تھا اور حضرت سے کلام کرتا تھا۔ جب وحی آتی تھی تو حضرت کو ایسی آواز آتی تھی جیسے چھتہ سے شہد کی مکھیوں کے اڑنے کی۔ اگر سردی کے زمانہ میں وحی آتی تھی تو حضرت پر اتنا زور پڑتا تھا کہ آپ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے، چہرہ متغیر ہو جاتا تھا۔ سر جھک جاتا تھا اور اصحاب کے سر بھی جھک جاتے تھے جب نزول قرآن ہوتا تو آپ اپنی زبان اور ہونٹوں سے پڑھتے تھے جس سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی اور سرور دکرنے لگتا تھا تو یہ حکم ہوا لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ (سورہ القیامہ ۱۶/۷۵) یہی مراد ہے اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا (سورہ المزمل ۵/۷۳) سے مشہور ہے کہ جبریل حضرت پر ساٹھ ہزار بار نازل ہوئے۔

علی بن ابراہیم قمیؒ نے لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ ۳۷ سال کے ہوئے تو کسی کہنے والے نے کہا جبکہ آپ خواب میں تھے یا "رسولؐ اللہ" ایک دن آپ وادی میں ابو طالب کی بکریاں چرا رہے تھے تو ایک شخص کو کہتے سنا یا رسولؐ اللہ۔ پوچھا تو کون ہے کہا میں جبریل ہوں خدا نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ خبر دوں کہ اس نے تم کو اپنا رسول بنایا ہے۔ آنحضرتؐ نے یہ واقعہ گھر آکر خدیجہ سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ آپ رسولؐ ہوں گے۔

پھر جبریل نازل ہوئے اور آسمان سے پانی برسا جبریل نے وضو رکوع و سجود کی تعلیم دی جب چالیس سال پورے ہوگئے تو ارکان نماز تعلیم کیے مگر اوقات کا تعین نہ ہوا پس آپ دو رکعت نماز ہر وقت میں پڑھا کرتے تھے۔

ابو میسرہ اور بریدہ سے مروی ہے کہ جب حضرت چلتے تھے تو آواز آتی تھی یا محمد۔ جناب خدیجہ سے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری عقل میں کچھ فتور ہے جب تنہائی میں ہوتا ہوں تو ایک آواز سنتا ہوں اور ایک نور دیکھتا ہوں۔

محمد بن کعب سے مروی ہے کہ سب سے پہلے وحی رویائے صادقہ کی صورت میں ہوئی۔ پھر خلوت گزینی آپ کو مرغوب ہوئی اور آپ غار حرا میں رہنے لگے ایک روز آواز آئی یا محمد۔ حضرت غش ہوگئے۔ دوسرے دن پھر ایسی ہی آواز سنی آپ کانپتے ہوئے گھر آئے اور جناب خدیجہ سے کہا کہ مجھے کمبل اوڑھاؤ۔ مجھے اپنے ہوش میں فتور معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا آپ پریشان نہ ہوں خدا آپ کو رسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحم بجالاتے ہیں اپنے نفس پر سختی کرتے ہیں اور غریبوں کی مدد کرتے ہیں اور مہمان نواز بھی ہیں جناب خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، ورقہ نے حالات سن کر کہا یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ اور عیسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ میں نے تین رات خواب میں دیکھا ہے کہ خدا نے مکہ میں ایک رسولؐ کو بھیجا ہے جس کا نام محمد ہے اس کا وقت ظہور آگیا ہے اور میں لوگوں میں ان سے افضل کسی کو نہیں پاتا۔ یہ سن کر حضرت حرا کی طرف چلے گئے آپ نے وہاں یاقوت احمر کی ایک کرسی دیکھی اور موتیوں کی ایک سیڑھی۔

ورقہ نے جناب خدیجہ سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ جب محمد ایسی حالت میں آئیں تو تم اپنا سر کھول دینا۔ اگر کوئی نکلے تو فرشتہ ہے اور اگر نہ نکلے تو شیطان ہے چنانچہ جناب خدیجہ نے جب اپنی اوڑھنی ہٹا دی آنے والا چلا گیا جب اوڑھ لی لوٹ آیا۔

جب ورقہ نے حضرت سے فرشتہ کے حالات پوچھے اور آپ نے بتائے تو اس نے کہا یہی وہ ناموس اکبر ہے جو موسیٰ اور عیسیٰ